۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:268)

جھوٹی افواہیں پھیلانے کا عذاب

- دنیاوی فائدے کے لئے دھوکا دینا کیسا؟ 5
- کیا کھانسی کی وجہ سے نماز توڑ سکتے ہیں؟ 10
- بیمار بندے کو طعنہ دینا کیسا؟ 16
- قبریں پکّی کرنا کیسا؟ 19

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جھوٹی افواہیں پھیلانے کا عذاب[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۱ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر 10 رَحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں 10 نیکیاں لکھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹی افواہیں پھیلانے کا عذاب

سُوال: عموماً اس شاہراہ پر گزرتے ہوئے بائیک گر جاتی ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ جنات کی وجہ سے ہے آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ (ویڈیو کے ذریعے سُوال)

جواب: روڈ پر کالے کالے دھبے بتا رہے ہیں کہ یہ کوئی شریر جنات نہیں بلکہ کوئی پیٹرولی جن ہو گا جو پھیل گیا ہو گا اور جو بھی اس پیٹرولی جن کے پاس آتا ہو گا اس کو پکڑ کر پٹخ دیتا ہو گا۔ جب تک پیٹرولی جن مٹّی یا بجری تلے دب نہیں جاتا ہو گا یہ گراتا رہتا ہو گا۔ بہر حال لوگوں کو مذاق سوجھتا ہے اور وہ جھوٹی افواہیں اُڑاتے ہیں جس سے لوگ تجسس میں پڑ جاتے ہیں۔ روڈ پر جب پیٹرول گر جائے تو آدمی مجبور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اچانک اسکوٹر روک تو سکتا نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ اس پر گزرے گا تو گرے گا ہی، بچنا مشکل ہے۔ اور یہ جن اتنا کمزور ہے جو صرف اسکوٹر کو ہی گرا رہا ہے کار کو نہیں گرا رہا!

---

1 ..... یہ رِسالہ ۳ جُمادَی الْاُخْرٰی ۱۴۴۲ھ بمطابق 16 جنوری 2021 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ..... ترمذی، کتاب الوتر، باب فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۴۔

www.dawateislami.net

یاد رکھیں! مسلمانوں میں افواہیں چھوڑنا، طرح طرح کی خرابیاں ڈالنا گناہ کا کام ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔ جس نے بھی اس طرح کی افواہیں چھوڑی ہیں وہ توبہ کریں۔

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مبارک خواب بیان فرماتے ہیں کہ "خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: چلیے! میں اس کے ساتھ چل دیا۔ میں نے دو آدمی دیکھے ان میں ایک کھڑا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور (یعنی لوہے کی سلاخ جس کا ایک طرف کا سر امڑا ہوا ہوتا ہے) تھا، جسے وہ بیٹھے شخص کے ایک جبڑے میں ڈال کر اسے گدّی تک چیر دیتا، پھر زنبور نکال کر دوسرے جبڑے میں ڈال کر چیرتا، اتنے میں پہلے والا جبڑا اپنی اصلی حالت میں لوٹ آتا۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے لانے والے شخص سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ جھوٹا شخص ہے اسے قیامت تک قبر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔"[1] جبکہ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ "یہ جھوٹا شخص ہے جو جھوٹی خبریں دیتا تھا اور لوگ اسے لے اُڑتے تھے یہاں تک کہ وہ جھوٹ ساری دنیا میں پھیل جاتا، اس کے ساتھ قیامت تک یونہی ہوتا رہے گا۔"[2] یعنی جھوٹی افواہیں اڑانے والے کو یہ سزا قیامت تک ملتی رہے گی۔ لوگ بھی تفریحاً جھوٹی خبریں چھوڑ تو دیتے ہیں، اب تو سوشل میڈیا کا دور ہے پہلے اگر افواہ اُڑتی بھی تھی تو گلی محلے تک، گاؤں گوٹھ میں پھیلتی تھی، مگر اب تو دنیا بھر میں پھیل جاتی ہے۔ اس سے توبہ کریں اور سوشل میڈیا پر اس طرح کی افواہیں آگے شیئر نہیں کرنا چاہیے، تحقیق کے بعد ہی کوئی قدم اٹھایا جائے۔ زہے نصیب! ہم یہ غور کرنے میں کامیاب ہو جائیں کہ میں جو یہ آگے بڑھاؤں گا اس میں ثواب ملے گا یا نہیں؟ اللہ کرے کہ ہم ثواب کے کام کریں گناہوں سے بچیں۔ عام طور پر یہ جھوٹے لوگ ہوتے ہیں جو اس طرح کی خبریں اڑاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ﴾[3] (ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو، پھر اپنے کئے

1 ..... مساوی الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب... الخ، ص ۷۶، حدیث: ۱۳۱۔
2 ..... بخاری، کتاب الجنائز، ۹۳-باب، ۱/ ۴۶۸، حدیث: ۱۳۸۶۔
3 ..... پ۲۶، الحجرات: ۶۔

www.dawateislami.net

پر پہنچتے رہ جاؤ)۔ مسلم شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔"[1] ہمارے یہاں تو دھڑلے کے ساتھ سنی سنائی باتیں کرنے کا رواج ہے، گویا سوشل میڈیا جہنم کا شارٹ کٹ بن گیا ہے کہ لوگ اس کے ذریعے جہنم کی طرف جا رہے ہیں۔ البتّہ سوشل میڈیا کے سلسلے ایسے بھی ہیں جو جنت کی طرف لے جاتے ہیں لیکن یہ سلسلے بہت کم ہیں، جبکہ زیادہ تر گناہوں کا بازار گرم ہے۔ جھوٹی افواہیں پھیلا کر جس کی چاہتے ہیں عزت اتار دیتے اور جس کی چاہتے ہیں عزت کی دھجیاں بکھیر دیتے ہیں۔ اللہ کریم سوشل میڈیا کی ان آفتوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔

اگر بچے مہنگے کھلونوں کی ضد کریں تو کیا کیا جائے؟

سُوال: ہمارے معاشرے میں امیر و غریب دونوں طرح کے افراد پائے جاتے ہیں۔ امیر افراد اپنے بچوں کو مہنگے کھلونے اور گاڑیاں لے کر دیتے ہیں، پھر جب وہ بچے اپنی مہنگی چیزیں کسی غریب بچے کو دکھاتا ہے تو وہ بچہ بھی اپنے والدین سے مہنگے کھلونوں کی ضد کرتا ہے۔ ایسی صورت میں والدین اپنے بچوں کی کیا تربیت کریں؟ نیز یہ مقابلے تو ساری زندگی چلتے رہیں گے، یہ ارشاد فرمائیں کہ اس معاشرے میں رہتے ہوئے سکونِ قلب کیسے حاصل کیا جائے؟ (ثوبان عطاری کا سُوال)

جواب: سب سے پہلے والدین کی تربیت ہونا ضروری ہے تاکہ والدین اپنے بچوں کی تربیت کر سکیں، لیکن یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے، تربیت کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ اگر پڑوسی کوئی پھل لے کر آئے تو اُسے چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں کو بھی دے۔ اگر نہیں دینا چاہ رہا یا نہیں دے سکتا تو پھلوں کے چھلکے ایسی جگہ نہ ڈالے جہاں پڑوس کے بچوں کی نظر پڑے جس سے ان کا دل للچائے اور دل جلے کہ ہم یہ پھل نہیں کھا سکتے۔ اسی طرح کھلونوں میں بھی ہونا چاہیے کہ پڑوسی کھلونے چھپا کر رکھیں اور ان کے بچے غریب بچوں کے سامنے نہ کھیلیں، اس طرح ان بچوں کو مہنگے کھلونوں کی حرص نہیں ہوگی، لیکن ظاہر ہے ایسا نہیں ہوتا کیونکہ پڑوسیوں اور خاندان والوں کے بچے گھروں میں آتے رہتے ہیں، جب وہ کھلونے دیکھتے ہوں گے تو اپنے والدین سے مطالبہ بھی کرتے ہوں گے، اب بے چارے والدین انہیں کیسے سمجھائیں کہ بڑی مشکل سے دو

---

1 ..... مسلم، مقدمة، باب النهي عن الحديث بكل ما سمع، ص۱۷، حدیث: ۷۔

www.dawateislami.net

ٹائم پیٹ بھر کر کھانا ملتا ہے، تمہارے لئے اتنے مہنگے کھلونے کہاں سے لائیں!! ہمارے ہاں تو چیزیں چھپانے کے بجائے دکھائی جاتی ہیں اور گھروں میں ڈیکوریشن بھی اس لئے کرتے ہیں تاکہ لوگ آکر دیکھیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت مُطَرِّف بن عبداللہ بن شِخِّیر کا فرمان ہے: "بادشاہوں کے عیش و آرام اور ان کے نرم وملائم بستروں کو نہ دیکھو۔"[1] یعنی ان کی طرف توجہ نہ دو، جب ایسے لوگوں کی طرف کوئی متوجہ ہی نہیں ہوگا تو یہ خود ہی صحیح ہوجائیں گے۔ لیکن ہم بھی ایسے لوگوں کو دیکھتے اور واہ واکرتے ہیں، ساتھ ہی پوچھتے پھرتے ہیں کہ یہ چیز کتنے کی لی ہے؟ یہ کہاں کا ہے؟ Made in Pakistan (پاکستان کا بنا ہوا) ہے یا باہر سے منگوایا ہے؟ حالانکہ ہماری جیب میں پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہوتی، پھر بھی ہمیں یہ سب سُوالات کرنے ہوتے ہیں۔ مال دار آدمی ایسے سُوالات سن کر یہ سمجھتا ہے کہ لوگوں پر میرا بڑا اثر ہے جس کی وجہ سے وہ پھول رہا ہوتا ہے اور پھر گھر میں مزید دو چار چیزیں لاکر ڈال دیتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف اگر کوئی جشنِ ولادت کا بلب جلاتا ہے تو ہر کسی کو غریب یاد آجاتا ہے کہ غریب بھوکے مر رہے ہیں۔ ہر ایک یہ صدا لگا رہا ہوتا ہے "جشنِ ولادت میں چراغاں کے بجائے غریبوں کی مدد کرنی چاہیے، مریضوں کا علاج کروانا چاہیے۔" بالکل غریبوں کو دینا چاہیے اور مریضوں کا علاج کروانا چاہیے، لیکن کیا یہ سب جشنِ ولادت کا بلب اتروا کر ہی کیا جاسکتا ہے! آپ نے جو اپنے بنگلوں میں لاکھوں روپے کے شوپیس، پلنگ، صوفے اور نہ جانے کیسی کیسی آسائش کی چیزیں رکھی ہوئی ہیں ان چیزوں میں سے نکال کر غریبوں کی مدد کریں۔ جو آپ کے پاس چار لاکھ کا موبائل ہے اس کے بجائے ایک لاکھ کا موبائل رکھیں اور تین لاکھ سے مریضوں کا علاج کروائیں۔ تعجب ہے کہ ہاتھ میں چار لاکھ کا موبائل ہوتا ہے اور جشنِ ولادت پر لگائے گئے 1200 کے بلب پر تبصرہ کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ غریب کو دینے چاہئیں۔ ان چیزوں میں پہلے خود پر غور کرنا چاہیے پھر کسی پر اعتراض کرنا چاہیے کیونکہ جو کسی پر انگلی اٹھاتا ہے تو اس کی اپنی تین انگلیاں اسی کی طرف ہوتی ہیں۔ اللہ خیر کرے! ہمارے حالات تو ایسے ہی ہیں۔ جو دوست پیسے والا ہوتا ہے وہ زیادہ نمائش دکھاتا ہے، جب کبھی مل کر ہوٹل جاتے ہیں تو وہ سب سے بڑا اور کڑک نوٹ نکالتا ہے جب کہ درحقیقت وہ نمائش کا

1 ..... احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۵۶۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۱۰۲۔

www.dawateislami.net

بلبلہ ہوتا ہے جو بہت جلد پھٹ جاتا ہے اور اس کے بعد کچھ باقی نہیں رہتا۔ اللہ پاک ہمیں اپنا خوف، عاجزی اور سادگی نصیب فرمائے، نیز کم مال پر قناعت کرنے والا دل عطا فرمائے تاکہ ہمیں تھوڑے مال پر ہی صبر آجائے۔ آمین

دنیاوی فائدے کے لئے دھوکا دینا کیسا؟

سُوال: دنیاوی فائدے کے لئے دھوکا دینا کیسا؟

جواب: دنیاوی فائدہ ہو یا دینی فائدہ کسی صورت میں بھی دھوکا دینے کی اجازت نہیں ہے۔ مسلمان تو مسلمان غیر مسلم کو بھی دھوکا دینا جائز نہیں ہے۔[1] البتّہ حالتِ جنگ میں دھوکا دینے کے الگ مسائل ہیں۔[2] جو لوگ دھوکا دیتے ہیں وہ گناہ گار ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں دھوکا دینے کی سختی سے ممانعت آئی ہے۔ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا"[3] یعنی جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ہے۔ "جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں اور دھوکا دینے والا جہنم میں ہے۔"[4] اللہ پاک ہمیں جہنم کی آگ سے بچا کر جنّت الفردوس کے باغ میں محبوب کے قدموں میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین

دھوکے کا معیار کیا ہے؟

سُوال: ہمارے ہاں دھوکا دینا معمولی بات ہے، کیا دھوکے کا کوئی پیمانہ ہے جس کے ذریعے معلوم ہو سکے کہ اب دھوکا ہو گیا ہے؟ (رکنِ شوریٰ ابوالحسن حاجی محمد امین عطاری کا سُوال)

جواب: بات چھوٹے بڑے دھوکے کی نہیں ہے دھوکا تو دھوکا ہے۔ ایک کلمہ سے کافر مسلمان ہو جاتا ہے۔ صرف "قبول ہے" کہنے سے نکاح ہو جاتا ہے۔ طلاق کے اسباب پائے جائیں اور صرف لفظ "طلاق" یا "ایک طلاق" کہا تو طلاق ہو جانے

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۷/ ۳۴۲ ماخوذاً۔

2 ..... حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنگ کی صورت میں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے، اِسی طرح جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے ظلم سے بچنے کے لئے بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۵۱۷، حصّہ: ۱۶)

3 ..... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراھیۃ الغش فی البیوع، ۳/ ۵۷، حدیث: ۱۳۱۹۔

4 ..... مسند شھاب، ۱/ ۱۷۵، حدیث: ۲۵۳۔

www.dawateislami.net

کے بھی مسائل موجود ہیں۔[1] کسی کو گالی دی تو پتا چل جائے گا کہ ایک لفظ سے کیا ہوتا ہے سر پھٹتا ہے یا سر میں گولی لگتی ہے!! اسی طرح ایک لفظ کا دھوکا ہو یا لاکھوں روپیوں کا دھوکا ہو، ہر دھوکا گناہ ہے۔

کیا سات سال کا بچہ مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

سُوال: میری عمر سات سال ہے۔ میں فرض نماز مسجد میں پڑھوں یا گھر میں پڑھا کروں؟ (محمد رفیع)

جواب: سات سال کی عمر میں نماز فرض نہیں ہوتی، البتّہ اگر بچہ ایسا ہو جو نجاست نہ کرتا ہو، نمازیوں کو تنگ نہ کرتا ہو اور نماز پڑھنی آتی ہو تو اس بچے کو مسجد میں لایا جاسکتا ہے۔ عام طور پر سات سال کا بچہ سمجھ دار ہوتا ہے اور اس طرح کی عادتوں سے بچتا ہے، اس لئے اگر بچہ ایسا ہو تو اسے مسجد میں لاسکتے ہیں۔

کیا عورت سر کے بال کاٹ سکتی ہے؟

سُوال: عورت کس حد تک بال کاٹ سکتی ہے؟

جواب: عورتوں کے بال کاٹنے کے بارے میں "فتاویٰ اہلِ سنّت" میں ہے: "عورتوں کو اپنے سر کے بال اس قدر چھوٹے کروانا جس سے مردوں سے مشابہت ہو، ناجائز و حرام ہے۔ اسی طرح فاسقہ عورتوں کی طرح بطورِ فیشن بال کٹوانا بھی منع ہے، ہاں بال بہت لمبے ہو جانے کی صورت میں اس قدر کاٹ لینا کہ اس سے مردوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔ جس طرح عموماً کنارے کاٹ کر برابر کئے جاتے ہیں یہ جائز ہے۔"[2]

کیا قسم واپس لے سکتے ہیں؟

سُوال: کیا قرآنِ پاک پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانے کے بعد قسم واپس لی جاسکتی ہے؟

جواب: صرف قرآنِ پاک پر ہاتھ رکھنے سے قسم نہیں ہوتی۔[3] جب قسم کھالی تو اسے واپس نہیں لیا جاسکتا، مثلاً اگر

---

1 ..... کوئی لفظ کہنا چاہتا تھا، زبان سے لفظ طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا یا سہواً یا غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگئی۔ (بہارِ شریعت، ۲/ ۱۱۲، حصہ: ۸)

2 ..... مختصر فتاویٰ اہلِ سنّت (قسط:۱)، ص ۱۹۱۔

3 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۵۷۵۔

کسی نے قسم کھائی "کل کھانا نہیں کھاؤں گا" تو اگر وہ کھانا نہیں کھاتا تو اس کی قسم پوری ہو گئی اور اگر کھالیتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی، کفارہ دینا ہو گا۔ یوں قسم یا تو پوری کی جاتی ہے یا قسم ٹوٹ جاتی ہے۔ قسم کے مزید مسائل جاننے کے لئے "قسم کے بارے میں سوال جواب" رسالے کا مطالعہ فرمائیں۔

(مفتی شفیق صاحب نے فرمایا:) قسم کو واپس نہیں لیا جاسکتا۔ یمینِ منعقدہ یعنی اگر کسی نے آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائی اور اس قسم کو پورا نہیں کیا تو کفّارہ لازم آئے گا۔[1] البتّہ اگر کوئی قسم ایسی ہو کہ جس کے پورا نہ کرنے میں بھلائی ہو تو اس قسم کو توڑ کر کفّارہ دینا بہتر ہے جیسے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیثِ مبارکہ میں ہے "کسی نے قسم اُٹھائی اور خیر (یعنی بھلائی) اس قسم کے پورا نہ کرنے میں ہے تو اسے چاہیے کہ قسم توڑ دے اور اس کا کفّارہ ادا کرے۔"[2] قسم کا کفّارہ 10 مسکینوں کو کھانا کھلانا یا 10 صدقۂ فطر 10 مختلف لوگوں میں تقسیم کرنا ہے۔ اگر ان دونوں کی طاقت نہ ہو تو تین دن روزے رکھنا ہے۔[3]

کیا جوتے پہن کر تلاوت کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا Office میں کرسی پر بیٹھ کر جوتے پہنے تلاوتِ قرآن کر سکتے ہیں؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: جوتے پہن کر تلاوت کرنے کی اِجازت ہے۔ چلتے چلتے بھی قرآنِ پاک پڑھ سکتے ہیں جبکہ دھیان نہ بٹے، البتّہ Office time (یعنی دفتری اوقات) میں قرآنِ پاک کی تلاوت کی اجازت ہونے یا نہ ہونے کا دارومدار عرف پر ہے، دیکھا جائے گا کہ وہاں کیا قانون ہے؟ اسی کے مطابق حکم ہو گا۔

غلط فہمیاں کیسے ختم کریں؟

سُوال: اگر کسی کو اپنے داماد کے بارے میں غلط فہمیاں ہو جائیں تو ان کا ذہن کیسے بنایا جائے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: جب تک شرعی دلیل قائم نہ ہو جائے کسی کے بارے میں بُرا گمان نہیں رکھ سکتے۔ حدیثِ پاک میں ہے: "حُسْنُ

1 ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الایمان، مطلب فی معنی الاثم، ۵/۴۹۶۔

2 ..... مسلم، کتاب الایمان، باب ندب من حلف یمیناً... الخ، ص ۶۹۴، حدیث: ۴۲۷۱۔

3 ..... بہار شریعت، ۲/۳۰۵، حصّہ: ۹۔

www.dawateislami.net

اَلظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ"[1] یعنی مؤمن کے بارے میں اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت ہے۔ ایک مقام پر ہے کہ "ظُنُّوا بِالْمُؤْمِنِ خَيْرًا"[2] یعنی مؤمن کے بارے میں نیک گمان قائم کرو۔ اسی طرح داماد کے بارے میں بھی حسنِ ظنّ رکھنا چاہیے، اگر کوئی غلط فہمی ہو یا کسی غلط کام کی طرف اس کے منسوب ہونے کا وہم آتا ہو تو اسے اچھے کاموں پر محمول کرنا پڑے گا کیونکہ مسلمان کا ہر کام حسنِ ظنّ پر محمول کرنا واجب ہے۔[3] جب بھی کسی کے بارے میں کوئی وَسْوَسہ آئے تو یہی ذہن رکھیں کہ "نہیں نہیں! وہ ایسا نہیں ہے۔" اس طرح کے دعوے کرنا کہ "میں چہرہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں، یہ مجھے ایسا لگتا ہے، یہ ایسا ہے، ویسا ہے، وغیرہ وغیرہ" یہ سب بدگمانی میں داخل ہیں۔ البتّہ اگر اولیائے کرام میں سے کوئی اصلاح کے لئے کسی حِکمت کے تحت اس طرح کی پیشن گوئی کریں تو وہ الگ بات ہے، جیسے حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھتے تو آپ کو ان کے گناہ جھڑتے ہوئے نظر آتے، پھر آپ کسی سے فرماتے: "شراب سے توبہ کرلو۔" کسی سے فرماتے: "ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلو۔" اس طرح لوگوں کو آپ توبہ کرواتے تھے پھر آپ نے دعا کی: "یا اللہ! میرا یہ کشف دور ہو جائے۔" اس کے بعد آپ کی یہ کیفیت جاتی رہی۔[4] غور کریں کہ ایک طرف امامِ اعظم ابو حنیفہ کی صورتِ حال یہ تھی کہ اُنہیں بطورِ کرامت لوگوں کے گناہ نظر آتے تھے تو آپ نے دعا کی کہ ان سے یہ کرامت لے لی جائے تاکہ مسلمان کے بارے میں ان کا دل صاف رہے۔ جبکہ دوسری طرف ہم حنفی کہلانے والے مسلمان ایک دوسرے کے ٹوہ میں لگے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جب کبھی وَسْوَسے آئیں تو یہ غور کریں کہ امام اعظم کا کیا عمل تھا اور میں کیا کر رہا ہوں؟ شرعی ثبوت کے بغیر کسی مسلمان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ مسلمانوں کے عروج کے دور میں جب شرعی قوانین پر عملی کیفیات تھیں تو دو مسلمان گواہی دیتے اگر ان کی گواہی قبول ہوتی تو ان کی گواہی کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ورنہ گواہی رد کردی جاتی تھی۔ لیکن اب تو دنیا میں کہیں بھی اسلامی عدالت کی صورت نہیں ہے، جہاں ہر فیصلہ قرآن و حدیث

1 .....ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۴/ ۳۸۸، حدیث: ۴۹۹۳۔

2 .....تفسیر کبیر، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲، ۱۰/ ۱۱۰۔

3 .....فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۶۹۱۔

4 .....المیزان الکبریٰ، کتاب الطہارۃ، ۱/ ۱۳۰۔

www.dawateislami.net

کے مطابق کیا جاتا ہو، ہر جگہ کچھ نہ کچھ قوانین اِدھر اُدھر سے داخل کئے ہوتے ہیں۔

بُرائی کرنے والے سے نفرت ہو جاتی ہے

سُوال: ہمارے معاشرے میں دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ دوسروں کی برائیاں ہی کرتے رہتے ہیں، اگر کسی کے سامنے اس کے والد کی برائی کی تو برائی کرنے والے سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

(رکنِ شوریٰ ابوالحسن حاجی امین عطاری کا سُوال)

جواب: دوسروں کی بُرائیاں کرنے سے بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ برائیاں کرنے میں فائدے کا کوئی پہلو نہیں ہوتا، صرف نقصان ہی ہوتا ہے۔ انسان غیبتوں، تہمتوں اور کئی گناہوں میں پڑ جاتا ہے۔ پھر بغض و عناد اور دل میں کینہ پیدا ہوتا ہے۔ جیسے سوال میں مثال دی گئی کہ اولاد کے سامنے والد کی برائی ہو تو برائی کرنے والے سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے، ظاہر ہے اولاد اپنے باپ کی برائی کہاں پسند کرے گی! بلکہ ویسے ہی برائیاں کرنے والا شخص کسی کو بھی اچھا نہیں لگتا۔ کئی ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا ہے کہ جب ملتے ہیں کسی نہ کسی کی غیبت کرتے ہیں، پھر ان سے کترا کر نکلنا پڑتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو اچھا سمجھتے ہیں اور اپنے علاوہ ہر ایک کو برا جانتے ہیں۔ کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب تک کسی کی برائی نہ کر لیں ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ یہ بہت بُری صفت ہے اس سے توبہ کرنی چاہیے۔ کاش! قفلِ مدینہ لگا رہے۔ ایک چپ سو سکھ!

حُقّے کا پانی پینا کیسا؟

سُوال: کیا حُقّے کا پانی پینا جائز ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: حُقّے میں تمباکو ڈالتے ہیں اور تمباکو ناپاک نہیں ہوتا، لہٰذا اس کا پانی بھی ناپاک نہیں۔ اگر کوئی تمباکو کھاتا ہے یا اس کا پانی پیتا ہے تو اسے ناجائز نہیں کہیں گے، لیکن اس طرح کبھی سنا نہیں ہے کہ کوئی حُقّے کا پانی پیتا ہو۔ البتّہ حُقّے کا پانی پینے سے منہ میں بدبو ہو جائے گی۔

کیا برف پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: میں پرتگال میں ہوں یہاں سخت سردی ہے اور برف پڑی ہوئی ہے۔ اگر نماز کا وقت ہو جائے تو کیا برف پر نماز

پڑھ سکتے ہیں؟ (احمد رضا عطاری۔ پرتگال)

جواب: اگر برف کی تہہ ایسی ہے کہ اس میں پیشانی دبانے سے دبتی چلی جاتی ہے تو اس پر سجدہ نہیں ہو سکے گا، لیکن اگر پیشانی نہیں دھنستی بلکہ برف کی تہہ فرش کی طرح ہو گئی ہے تو اس پر نماز پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔[1]

نماز میں چھینک آنا کس کی طرف سے ہے؟

سُوال: نماز میں چھینک آنا اللہ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے ہے؟ (محمد زاہد۔ گلگت بلتستان)

جواب: نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے۔[2]

چٹائی پاک کرنے کا طریقہ

سُوال: اگر چٹائی پر نجاست لگ جائے تو اسے کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: چٹائی کو بہتے پانی میں دھویا جائے یہاں تک کہ ظنِّ غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہے یا چٹائی کو لٹکا کر اس پر پائپ یا نل سے پانی بہایا جائے یہاں تک کہ ظنِّ غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا تو چٹائی پاک ہو جائے گی۔[3] یاد رہے! جب چٹائی ناپاک ہو گئی تو اس میں عیب پیدا ہو گیا کیونکہ اگر خریدنے والے کو یہ بتا دیا جائے کہ چٹائی ناپاک ہے تو وہ گِھن کھائے گا اور چٹائی نہیں خریدے گا۔ اس لئے اگر کسی کو ناپاک چٹائی بیچنی ہو تو اسے یہ بتانا ضروری ہو گا کہ یہ ناپاک ہے۔ اب اگر بتانے کے باوجود کوئی چٹائی خرید لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

کیا کھانسی کی وجہ سے نماز توڑ سکتے ہیں؟

سُوال: اگر نماز میں کھانسی بڑھ جائے تو کیا نماز توڑ سکتے ہیں؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: کھانسی بڑھ جانا نماز توڑنے کا عذر نہیں ہے۔ اگر نماز میں کسی کو کھانسی بڑھ گئی تو نماز جاری رکھے اور کھانستا رہے، کھانستے رہنے سے دم نہیں نکلے گا اور اگر دم نکل گیا تو نماز توڑنے کی ضرورت نہیں پڑے گی بلکہ نماز خود ہی ٹوٹ

---

1 ..... فتاوٰی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع، ۱/ ۷۰۔

2 ..... ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء ان العطاس فی الصلاۃ من الشیطان، ۴/ ۳۴۴، حدیث: ۲۷۵۷۔

3 ..... بہار شریعت، ۱/ ۳۹۹، حصہ: ۲۔

www.dawateislami.net

جائے گی اور ویسے بھی نماز توڑنے کے بعد کھانسی ختم ہو جائے یہ ضروری نہیں۔

فضول عادتوں سے بچنا چاہیے

سُوال: کچھ لوگ نفسیاتی طور پر کھانسنے کے عادی ہوتے ہیں، جیسے نمازِ باجماعت میں جب سجدے سے قیام کی طرف جاتے ہیں تو پوری مسجد میں کھانسنے اور کھنکارنے کی آوازیں بلند ہوتی ہیں، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

(مفتی شفیق صاحب کا سُوال)

جواب: مسجدوں میں اس طرح کے معاملات ہوتے ہیں خصوصاً رمضان میں تراویح کے دوران خود پڑھنا نہیں ہوتا تو ٹائم پاس کے لئے کھانسنا شروع کر دیتے ہیں۔ نماز اور نماز کے علاوہ ہر جگہ کھانسی روکنا مناسب ہے، بلاضرورت کھوں کھوں کرنے سے گلے کی ورزش نہیں ہوتی جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کھانستے یا کھنکارتے رہتے ہیں۔

مدارِس کی اہمیت

سُوال: معاشرے میں مدارس کی کیا اہمیت ہے؟[1]

جواب: مدارِس تو اسلام کے مراکز ہیں۔ جب دعوتِ اسلامی شروع ہوئی تو کئی بار ایسا ہوا کہ ہمارا قافلہ کسی بھی شہر میں جاتا تو قافلے والے مدارِس میں جا کر ٹھہرتے تھے۔ پشاور کے علاقے یکہ توت میں مولانا پیر محمد چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑی شفقتیں فرماتے تھے۔ سکھر میں مفتیٔ سکھر مولانا محمد حسین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاں ٹھہرتے تھے جو قافلے والوں کو اصلی گھی میں کھانا پکا پکا کر کھلاتے تھے۔ اسی طرح اور بھی کئی مدارِس اور دارُ العلوم ہیں جہاں ہمارے قافلے ٹھہرا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی شہر میں جاتے ہوئے ہمارا حادثہ ہو گیا تھا، ہم تھکے ہارے کسی مدرسے میں پہنچے، رات میں بیان بھی کرنا تھا۔ اب سارے طلبا ہمیں دیکھتے رہے کوئی کچھ بول ہی نہیں رہا تھا تو میں نے وہاں تیزی دکھائی اور انہیں کہا: ”آپ کے پاس کوئی جگہ نہیں ہے جہاں ہم آرام کر سکیں۔“ پھر ان لوگوں نے ہمارے رہنے کا انتظام کیا۔ یوں کبھی کبھی چٹکلے بھی ہو جاتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدارِس تو اہلِ سنّت کی آن بان شان ہیں، کیونکہ مدارس سے تو ہمیں علما، ائمہ اور مؤذن

[1] ..... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

www.dawateislami.net

حضرات ملتے ہیں۔ مدارِس ہی تو انسان بناتے ہیں کیونکہ عالم ہی انسان ہوتا ہے اور مدارِس انسان بنا کر عام لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اگر معاشرے میں مدارس نہ ہوں تو مسجدیں خالی ہو جائیں گی، پھر نماز کون پڑھائے گا؟ کوئی M N A اور سرمایہ دار تھوڑی نمازیں پڑھائے گا! بلکہ وہ بھی کسی امام کو ہی ڈھونڈیں گے۔ اللہ پاک توفیق دے تو مدارِس اور ائمہ کی خدمت کریں کیونکہ یہ ہمارے محسن ہیں، ہماری مسجدیں آباد کرتے، ہمیں جمعہ، عید اور پنج وقتہ نمازیں پڑھاتے ہیں۔

کیا امام کٹوتی کے ساتھ چھٹیاں کر سکتا ہے؟

سُوال: اگر امام صاحب کی تنخواہ کم ہے اور وہ زیادہ چھٹیاں کرتے ہیں تو کیا اپنی تنخواہ سے کٹوتی کروانی ہوگی؟

جواب: عُرف کے مطابق جو بھی قانون ہو اُسی کے مطابق حکم ہوگا۔ اگر مہینے میں دو چھٹیوں کا عرف ہے تو دو سے زیادہ چھٹیوں پر کٹوتی ہوگی۔ کمیٹی اپنی طرف سے امام صاحب کو معاف بھی نہیں کر سکتی، کیونکہ وہ بھی لوگوں کے چندے سے امام صاحب کو تنخواہ دیتے ہیں۔ البتّہ اگر کوئی ایسا فرد ہو جو اکیلا امام صاحب کو پوری تنخواہ دیتا ہو اور وہ کہے "امام صاحب آپ چھٹی کریں میں تنخواہ نہیں کاٹتا" تو الگ صورت ہوگی۔ لیکن ظاہر ہے کہ کوئی بھی اس لئے امام نہیں رکھتا کہ امام جتنی چاہے چھٹیاں کرتا رہے، کیونکہ اگر امام نہیں ہوگا تو مسجد غیر آباد ہو جائے گی، پھر ایسے اماموں کو پوری چھٹی دے دی جاتی ہے۔ تنخواہ کٹوا کر بلاضرورت چھٹیاں کرنا بھی غیر مناسب انداز ہے۔ جب گھروں اور دکانوں کا نظام چل سکتا ہے تو مسجد کے معاملے میں اندھیر نگری چوپٹ راج کیوں؟ مسجد کا نِظام بھی دُرُست انداز پر چلانا ضروری ہے۔

فتاویٰ رضویہ کی کون سی جلد کا مطالعہ کیا جائے؟

سُوال: اگر ہم اپنے طلبۂ کرام کو فتاویٰ رضویہ پڑھنے کا ذہن دیں تو انہیں کون سی جلد مطالعہ کرنے کا کہیں؟ اس بارے میں کچھ مدنی پھول ارشاد فرما دیجئے۔ (محمد ایوب عطاری۔ جامعۃ المدینہ فیضانِ غوثیہ، کشمیر)

جواب: پڑھنے میں کیفیات الگ الگ ہوتی ہیں، جذبات الگ ہوتے ہیں، سب کا ذہن یکساں نہیں ہوتا، کوئی ذہین ہوتا ہے کوئی کند ذہن ہوتا ہے جبکہ کوئی درمیانہ ہوتا ہے۔ عموماً ایسی کتاب میں لوگوں کی دل چسپی ہوتی ہے جس میں روز مرہ کے عام مسائل ہوتے ہیں، جیسے فتاویٰ رضویہ کی جلد 21، 22، 23 میں حظر و اباحت یعنی روز مرہ کے عام مسائل بیان کئے

گئے ہیں، لہٰذا اس کا مطالعہ شروع کر دیں تو شاید دل لگا رہے۔ واقعی جس نے فتاویٰ رضویہ شریف کی 30 جلدیں پڑھی ہیں اس نے کمال کر دیا، لیکن اس کو سمجھنے کے لئے علما سے رابطہ ضروری ہے، کیونکہ اس میں کئی مضامین ایسے ہیں جن کو عام عالم بھی نہیں سمجھ سکتا، کیونکہ اس میں کئی فنون شامل ہیں کہ جب تک وہ فن نہیں آتا ہوگا مسائل سمجھ میں نہیں آئیں گے۔ بہرحال فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کرتے رہیں، علما سے پوچھ پوچھ کر آگے بڑھتے رہیں، فتاویٰ رضویہ ہو یا بہارِ شریعت ہو یا کوئی اور مسائل کی کتاب ہو ان میں علما کی محتاجی رہے گی، کیونکہ بعض ایسے مرجوح اقوال ہوتے ہیں جن کی اب ضرورت نہیں پڑتی اور ہر ایک کو یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ کتاب میں لکھا دیکھ کر اس کو نافذ کر دے کہ میں نے فلاں کتاب میں یہ مسئلہ پڑھا ہے اگرچہ وہ 99 فیصد اپنی جگہ درست ہو، لہٰذا "اسبابِ ستّہ"[1] کو مدِّنظر رکھتے ہوئے مفتی یہ فیصلہ کرے گا کہ کس مسئلے پر عمل کیا جائے اور کس کو چھوڑ دیا جائے۔ صرف کتاب پڑھ کر کوئی بولے کہ "مجھ سے بڑھ کر کوئی علّامہ ہو تو میدان میں آئے!" ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ایک فن ہے اور فن سیکھنے سے آتا ہے۔

لوگ مختلف چینلز پر بیٹھ کر مسائل بتا رہے ہوتے ہیں، حالانکہ مسائل بتانا آسان نہیں ہے۔ ابتدا میں جب میں نے مدنی مذاکرے میں مسائل بیان کرنا شروع کئے تھے تو گھبراتا تھا۔ بظاہر چھوٹے چھوٹے مسائل تھے، مطالعہ بھی کیا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود ڈر رہا تھا کہ کہیں رونگ نمبر نہ لگ جائے۔ سب کو ڈرنا چاہیے اگر ہم نے غلط مسئلہ بتا دیا تو آخرت میں پھنس جائیں گے۔ لوگ بہت سے مسائل بتا رہے ہوتے ہیں، بڑے بوڑھے گھر کے مسائل بتا رہے ہوتے ہیں، عام آدمی مسائل بتا رہے ہوتے ہیں، جس کو دیکھو مفتی بنا بیٹھا ہوتا ہے، جبکہ ہمارے بزرگانِ دین اس معاملے میں بہت ڈرتے تھے جیسا کہ اِحیاءُ العلوم میں ہے کہ "ایک بزرگ تھے ان سے جب کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو وہ رونے لگتے اور فرماتے: تمہیں میرے علاوہ کوئی اور نہیں ملا جو تمہیں میری ضرورت پڑ گئی۔"[2]

---

1 ..... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: "چھ باتیں ہیں جن کے سبب قولِ امام بدل جاتا ہے، لہٰذا قولِ ظاہر کے خلاف عمل ہوتا ہے اور وہ چھ باتیں: (1) ضرورت، (2) دفعِ حرج، (3) عرف، (4) تعامل، (5) دینی ضروری مصلحت کی تحصیل، (6) کسی فسادِ موجود یا مظنون بظنِ غالب کا ازالہ، ان سب میں بھی حقیقۃً قولِ امام ہی پر عمل ہوتا ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ۱/۱۲۶)

2 ..... احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب السادس فی آفات العلم ... الخ، ۱/۱۰۰۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۱/۲۴۱۔

www.dawateislami.net

اَشیا کو ضائع ہونے سے بچائیں

سُوال: عرض یہ ہے کہ ہم کارخانے میں میدے سے پاپے وغیرہ بناتے ہیں اور پنکھا چل رہا ہوتا ہے جس کی وجہ سے میدہ اُڑ کر زمین پر آجاتا ہے، یہ ارشاد فرمائیں کیا اس میں کچھ گناہ ہے؟ (محمد آفتاب احمد رضا۔ ملیر، کراچی)

جواب: چکی میں آٹا پیستے ہیں تو آٹا اڑتا ہے، البتّہ اگر جان بوجھ کر کوئی ضائع کرتا ہے اور اس کی کوئی قیمت بنتی ہے تو گناہ گار ہے۔[1] ہو سکتا ہے اب مشینیں آگئی ہوں، ورنہ پہلے بیکری میں کام کرنے والے ڈبل روٹیاں بنانے کے لئے آٹا پاؤں سے گوندتے تھے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، بڑے ٹب وغیرہ ہوتے ہیں ان میں آٹا گوندتے تھے، پاؤں سے اس میں اچھل کود کرتے تھے، پانی کم پڑ جاتا ہو گا تو ان کا پسینہ کارآمد ہو جاتا ہو گا۔ پہلے اس طرح ہوتا تھا کہ آدمی دیکھ لے تو ڈبل روٹی کھانے سے انکار کر دے۔ بہر حال جو انہوں نے سوال کیا اس میں بظاہر کوئی گناہ کی صورت تو نظر نہیں آرہی، البتّہ ضائع کرنے کا رواج بہت ہے، بیکریوں والے بھی ضائع کرتے ہیں، اسی طرح سیمنٹ بجری کا کام کرنے والے بھی ضائع کرتے ہیں کہ ضرورت تھوڑے کی ہوتی ہے اور زیادہ بنالیتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس طرح اور بھی بہت کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔ کارپینٹر کو دیکھیں تو وہ بھی بہت ساری کیلیں ضائع کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ اسٹیل کی کیلیں مہنگی ہوتی ہیں، کارپینٹرز کی عام طور پر تربیت نہیں ہوتی، کئی ایسے ہوتے ہوں گے جن کی وجہ سے مال بھی ضائع ہوتا ہو گا اور خطرہ بھی پیدا ہوتا ہو گا، کیونکہ وہ کیلیں اور لکڑیاں ادھر ادھر ڈال دیتے ہوں گے، اگر کسی کے پاؤں میں کیل لگ جائے اور چپل پھاڑ کر اندر گھس جائے تو وہ بے چارہ کہیں کا نہیں رہے گا۔ ہر جگہ خواہ مسجد ہو یا مدرسہ، اسکول ہو یا کالج، ہر جگہ یہ ہوتا ہو گا، البتّہ جہاں انتظامیہ مضبوط ہوتی ہے وہاں یہ نہیں ہوتا ہو گا۔ بس ہم اللہ پاک سے ڈرنے والے بن جائیں! چاہے دنیاوی ادارے میں ضائع ہو یا دینی اداروں میں، اللہ کو حساب دینا ہے۔ جو گناہ ہے اس پر حساب نہیں، بلکہ اس پر عذاب ہے، حساب تو حلال چیز پر ہے۔[2] بہر حال جو بیکری کا معاملہ ہے اس میں بھی بہت کچھ چلتا ہو گا، توبہ کر کے شریعت کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں، ہم نوکر ہوں یا سیٹھ، ٹھیکے پر ہوں یا نہیں سب کو اللہ سے ڈرنا چاہیے، ایک ذرہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

1 .....الاشباہ والنظائر، الفن الاول، القواعد الکلیۃ، النوع الاول، القاعدۃ الخامسۃ، ص ۷۳۔

2 .....شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۷۱، حدیث: ۱۰۶۲۲۔

www.dawateislami.net

مصیبت و پریشانی کے سبب موت کی تمنا کرنا کیسا؟

سُوال: ایک اسلامی بہن کا سُوال ہے کہ میں رات کو ایک گولی کھاتی ہوں جس کی وجہ سے کافی نیند آتی ہے اور صبح جلدی نہیں اٹھا جاتا، نیز بیماری کی صورت میں اپنے مرنے کی دعا کرنا کیسا؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ کریم آپ کو شفا عطا فرمائے۔ مختلف پاور کی گولیاں آتی ہیں، ضروری نہیں کہ ہر گولی فجر کی نماز قضا کروادے، لہٰذا ایسا علاج کیا جائے جس سے نماز نہ جائے اور کم پاور کی گولیاں استعمال کی جائیں۔ البتّہ بیماری یا دنیاوی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو یا دعا کرنا ناجائز ہے۔[1]

خواتین کا آرٹیفیشل جیولری پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

سُوال: آرٹیفشل جیولری پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: "دارُالافتا اہلِ سنّت" کے فتوے کے مطابق عورت کے لئے آرٹیفشل جیولری (Artificial jewellery) پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے۔[2]

وعدہ خلافی سے کیا مراد ہے؟

سُوال: اگر کوئی اپنے والد سے مارکیٹ جانے کا وعدہ لے لے اور والد ہاں بھی کر دے لیکن پردے کی وجہ سے نہ لے جائے تو کیا یہ وعدہ خلافی ہو گی؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: وعدہ خلافی اس صورت میں ہو گی جب کسی نے وعدہ کیا اور وعدہ کرتے وقت یہ نیت ہو کہ میں یہ نہیں کروں گا۔ مثلاً والد نے جب مارکیٹ لے جانے کا کہا اور ذہن میں پہلے سے ہی یہ تھا کہ "ہاں بول کر جان چھڑاؤ، لے کر جانا تو ہے نہیں" تو یہ وعدہ خلافی ہے اور ایسا کرنے والا گناہ گار ہو گا۔[3] البتّہ اگر پہلے سے یہ نیت تھی کہ جو میں کہہ رہا ہوں یہ کرنا ہے لیکن بعد میں ارادہ بدل گیا یا کوئی عذر آ گیا تو اب یہ وعدہ خلافی نہیں ہے اور گناہ بھی نہیں ہے۔ بہر حال جس نے سُوال

---

1 ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۹۱۔

2 ..... مختصر فتاویٰ اہلِ سنّت (قسط:۱)، ص ۶۶۔

3 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۹۲۔

www.dawateislami.net

کیا ہے ہو سکتا ہے اس کے والد کی توجہ اس وقت پردے کی طرف نہ گئی ہو بعد میں ذہن میں آیا ہو کہ میں غیر مردوں کے سامنے اپنی بیٹی کو مارکیٹ کیسے لے جاؤں! اگر والد اس وجہ سے مارکیٹ نہیں لے کر گیا تو اس نے بہت اچھا کیا، ایسے والد کو شاباشی دینا چاہیے کہ اسے اپنی بیٹی کو غیر مردوں سے بچانے کا احساس ہے۔

بیمار بندے کو طعنہ دینا کیسا؟

سُوال: اگر بیماری اللہ پاک کی طرف سے ہے تو لوگ طعنہ کیوں دیتے ہیں اور اللہ پاک کا عذاب کیوں کہتے ہیں؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ بیماری بھی اللہ کی طرف سے ہے لیکن بیماری کی نسبت اللہ پاک کی طرف کرنا بے ادبی ہے، ادب یہی ہے کہ بندہ اپنی طرف نسبت کرے جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا ارشاد ہے: ﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شِفا دیتا ہے)۔ تو یہاں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بیماری کی نسبت اپنی طرف کی، یہ نہیں کہا کہ "اللہ نے مجھے بیمار کیا بلکہ یہ کہا: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ مجھے شفا دیتا ہے۔" لہٰذا جب بھی کوئی مصیبت و پریشانی آئے تو یہ کہنا کہ "اللہ نے مجھ پر یہ مصیبت ڈالی ہے، اللہ نے مجھے یہ تکلیف دی ہے،" یہ مناسب نہیں ہے۔

بہر حال! مصیبت و پریشانی اچھی چیز ہے اور اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں، لیکن بسا اوقات اپنے ہاتھوں کی کمائی بھی ہوتی ہے جس پر بعض صورتوں میں سزا بھی ہوتی ہے اور یہ سزا بھی مفید ہوتی ہے کہ مسلمان کو اگر یہ مصیبت آئی بھی تو اس کے گناہ مٹاتی ہے اور درجے بڑھاتی ہے، البتّہ جس کے پاس گناہ نہیں پھر بھی اسے بیماری آئی تو اس کے درجے بڑھیں گے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گناہ سے کیا نسبت تھی! لیکن پھر بھی بخار نے آپ کی دست بوسی اور قدم بوسی کی ہے،[2] تاکہ مزید درجے بلند ہوں۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بیماری کی حاضری ہمیں بہت سارے مسائل سکھاتی ہے مثلاً کب کیا کرنا ہے؟ صبر کس طرح کرنا ہے؟ وغیرہ اور جو لوگ بیمار بندے کو طعنہ دیتے ہیں

1 .....پ١٩، الشعراء: ٨٠۔

2 .....مسلم، کتاب البر، باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض، ص٩٨٢، حدیث: ٦٤٧٣۔

www.dawateislami.net

ان کا طعنہ دینا سمجھ نہیں آتا، کیونکہ بیماری بندے کے اپنے اختیار میں نہیں ہے، بلکہ طعنے دینے سے بندے کی دل آزاری ہوگی حالانکہ مسلمان کی بلا اجازتِ شرعی دل آزاری کرنا گناہ ہے۔[1]

کیا نماز میں بار بار ناک صاف کر سکتے ہیں؟

سُوال: سردیوں میں اکثر لوگوں کو زکام ہو جاتا ہے، کیا نماز میں بار بار ناک صاف کر سکتے ہیں؟

(ملک ذیشان۔Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: ایک رُکن میں تین مرتبہ ہاتھ اٹھانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔[2] ناک صاف کرنے کے لئے بھی اگر ایک رُکن میں تین مرتبہ ہاتھ اٹھایا تو نماز جاتی رہے گی۔

(مفتی شفیق صاحب نے فرمایا:) اگر کسی کے ساتھ ایسا مسئلہ ہو کہ نزلہ بار بار آرہا ہو تو اُسے چاہیے کہ اپنے ساتھ کوئی رُومال یا کپڑا وغیرہ رکھ لے۔ ان چیزوں کا خُصوصی خیال رکھنا ہوگا، کیونکہ ایک رُکن میں دو مرتبہ ہاتھ اُٹھانے کی اجازت ہے۔

الفاظِ قسم کون سے ہیں؟

سُوال: کن کن جملوں سے قسم ہو جاتی ہے؟ (فرقان۔Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ پاک کے ذاتی یا صفاتی ناموں میں سے کسی کے ساتھ قسم کھائی یا قرآن کی قسم کھائی یا صرف کہا "قسم سے" تو قسم شمار ہوگی۔[3] ان کے علاوہ کسی اور شے کی قسم کھائی مثلاً ماں باپ کی قسم، تیرے سر کی قسم وغیرہ وغیرہ تو اس طرح کی قسموں سے کفّارہ لازم نہیں ہوگا۔[4] قسم کی ہر صورت میں بھی کفّارہ لازم نہیں ہوتا جیسے کسی نے ماضی کی قسم کھائی کہ خدا کی قسم میں نے کل پانی نہیں پیا تھا، اب اگر اس میں جھوٹ بولا ہوگا تو جھوٹ کا گناہ ہوگا لیکن قسم کا کفّارہ لازم نہیں آئے گا۔[5] البتّہ اگر آئندہ یعنی مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائی اور قسم پوری نہیں کی تو کفّارہ لازم

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۶/۵۳۸۔
2. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، النوع الثانی، ۱/۱۰۴۔ بہار شریعت، ۱/۶۱۴، حصّہ: ۳۔
3. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکون یمیناً وما لا یکون یمیناً، ۲/۵۳۔
4. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الایمان، الباب الاول، ۲/۵۲۔
5. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الایمان، الباب الاول، ۲/۵۲۔

www.dawateislami.net

آئے گا۔[1] جیسے کسی نے قسم کھائی کہ "میں کل ناشتہ نہیں کروں گا۔" اب اگر ناشتہ کرلیا تو قسم کا کفّارہ دینا ہوگا۔ نیکی کی دعوت صفحہ نمبر 179 پر ہے: "اگر وَاللہِ بِاللہِ تَاللہ کہا تو تین قسمیں ہوئیں۔ بخدا۔ قسم سے۔ بَحلفِ شَرعی کہتا ہوں۔ اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ اللہ کو سمیع بصیر جان کر کہتا ہوں۔ BY GOD یہ سب قسم کے الفاظ ہیں۔ "اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں" اِس طرح کہنے سے قسم تو ہو جائے گی مگر اللہ کو حاضر ناظر کہنا ممنوع ہے۔"[2]

دکان دار کا چیزوں کے عیب سے براءت کا اظہار کرنا کیسا؟

سُوال: موبائل ریپئرنگ کا کام کرنے والے دکان دار اگر اپنی دکان پر یہ لکھ کر لگادیں کہ "ریپئرنگ کے دوران اگر کوئی اور خرابی ہو جائے تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے" تو کیا یہ لکھ کر لگانا کافی ہو گا؟

جواب: دکان داروں کا اس طرح لکھنا کافی نہیں ہو گا۔

(مفتی شفیق صاحب نے فرمایا:) اس طرح کا کام کرنے والے اجیرِ مشترک ہوتے ہیں۔ اگر کام کی وجہ سے کوئی نقصان پیدا ہو گیا تو یہ دیکھا جائے گا کہ کام کرنے والے کی تعدّی سے نقصان ہوا ہے یا بلا قصد ہوا ہے، پھر اس کے مطابق احکام بیان کئے جائیں گے۔ اسی طرح اگر صرف لکھ کر لگادینے سے یہ بری الذمہ ہو جائیں گے تو کام کرنے میں بے احتیاطی کریں گے یا اگر کوئی بڑا نقصان ہوا اور اپنی غلطی کی وجہ سے ہو تو اس سے بھی انکار کر دیں گے کہ ہم نے تو لکھ کر لگا دیا ہے ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔ اسی طرح لیپ ٹاپ گاڑیوں کے مکینک وغیرہ ہر ایک کو احتیاط سے کام کرنا چاہیے۔

---

1 ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الایمان، مطلب فی معنی الاثم، ۵/۴۹۶۔

2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۸۸۔ مفتیِ اعظم پاکستان مفتی وقار الدّین قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: "حاضر و ناظر کے جو معنی لغت میں ہیں ان معانی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان الفاظ کا بولنا جائز نہیں ہے۔ "حاضر" کا معنی عربی لغت کی معروف و معتبر کتب "المنجد" اور "مختار الصحاح" وغیرہ میں یہ لکھے ہیں: نزدیکی، صحن، حاضر ہونے کی جگہ، جو چیز کھلم کھلا بے حجاب آنکھوں کے سامنے ہو اسے حاضر کہتے ہیں۔ اور "ناظر" کے معنی "مختار الصحاح" میں آنکھ کے ڈھیلے کی سیاہی جبکہ نظر کے معنی کسی امر میں تفکّر و تدبّر کرنا، کسی چیز کا اندازہ کرنا اور آنکھ سے کسی چیز میں تأمّل کرنا لکھے ہیں۔ ان دونوں لفظوں کے لغوی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کو پاک سمجھنا واجب ہے۔ بغیر تاویل ان الفاظ کو اللہ تعالیٰ پر نہیں بولا جاسکتا۔ اسی لئے اَسماءِ حُسنیٰ میں "حاضر و ناظر" بطورِ اسم یا صفت شامل نہیں ہیں۔ قرآن و حدیث میں یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے آئے ہیں اور نہ ہی صحابۂ کرام اور تابعین یا ائمۂ مجتہدین نے یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کئے ہیں۔" (وقار الفتاویٰ، ۱/ ۶۶)

www.dawateislami.net

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی مَن بیکس و طوفاں ہوش رُبا

سُوال:

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی مَن بیکس و طوفاں ہوش رُبا

منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا (حدائقِ بخشش)

اس شعر میں کتنی زبانیں استعمال ہوئی ہیں اور یہاں کس "نیّا" کی بات ہو رہی ہے؟

جواب: اس کلام میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چار زبانیں عربی، فارسی، ہندی اور اردو استعمال کی ہیں۔ "نیّا" کشتی کو بولتے ہیں۔ گویا اعلیٰ حضرت بارگاہِ رسالت میں عرض کر رہے ہیں: "میں بیکس اور مجبور ہوں اور ہوش اڑا دینے والا ایسا طوفان آیا ہوا ہے کہ ہَوا کے چکروں میں پانی گول گول گھوم رہا ہے، جبکہ میری کشتی بہت زیادہ خطرے میں ہے ایسا نہ ہو کہ یہ طوفان اسے ڈبو دے۔ یَا رسولَ اللہ! آپ میری کشتی کو کنارے لگا دیجئے۔"

قبریں پکّی کرنا کیسا؟

سُوال: ہمارے ہاں عرف ہے کہ قبروں کو علامت کے طور پر پکّے سیمنٹ سے بنایا جاتا ہے۔ کیا یہ انداز درست ہے؟

(نعیم مدنی۔ جنوبی پنجاب پاکستان)

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے کہ "قبر کے لئے سنّت یہ ہے کہ قبر ایک بالِشت یا اس سے تھوڑی زیادہ بلند ہو اور اونٹ کے کوہان کی طرح ہو۔"[1] اعلیٰ حضرت اور ان کے ہاں جو بریلی شریف میں مزار ہیں وہ بھی اسی طرح ہیں۔ آج کل چار کونوں والی قبریں بنائی جاتی ہیں، میوہ شاہ قبرستان میں بھی چار کونوں والی قبریں بنائی جاتی ہیں۔ قبر اوپر سے پکی کرنا جائز ہے[2] لیکن بہتر یہی ہے کہ قبر کچی ہو، تاکہ اس پر کوئی گھاس یا پودہ اُگ سکے، کیونکہ تر گھاس اللہ پاک کی تسبیح کرتی ہے جس سے میت کو نفع پہنچتا اور اس کا دل بہلتا ہے۔ اس لئے قبریں کچی رکھنا میت کے لئے مفید ہے۔ اولیائے

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۲۷۔

2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۹/۴۲۵۔

www.dawateislami.net

کرام کی قبریں پکی ہوتی ہیں جن پر چادریں چڑھائی جاتی ہیں، ان پر اللہ پاک کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ لیکن عام مسلمانوں کی قبریں کچی رکھنی چاہئیں، کیونکہ کچی قبروں سے آخرت کی یاد آتی ہے۔ شرحُ الصّدور میں ایک حکایت بیان کی گئی ہے کہ "اللہ پاک کے ایک نبی حضرتِ سَیِّدُنا اَرْمِیا عَلَیْہِ السَّلَام چند قبروں کے پاس سے گزرے جنہیں عذاب ہو رہا تھا اور ایک سال بعد دوبارہ وہاں سے گزر ہوا تو ان کا عذاب ختم ہو چکا تھا۔ بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوئے: اے قُدُّوس! اے پاک ذات! میں ایک سال پہلے ان قبر والوں کے پاس سے گزرا تو یہ عذاب میں مبتلا تھے اور اب دیکھتا ہوں کہ ان کا عذاب ختم ہو چکا ہے؟ آسمان سے ایک آواز آئی: اے اَرْمِیا! ان کے کفن پھٹ گئے، بال بکھر گئے اور قبریں بوسیدہ ہو گئیں تو میں نے ان کی اس حالت پر رحم کیا اور جن مُردوں کی قبریں بوسیدہ، کفن پھٹے ہوئے اور بال بکھرے ہوئے ہوں میں ان کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں۔"[1] اس لئے عام مسلمانوں کی قبریں کچی ہونا مناسب ہے، البتّہ اگر قبر پکی ہو تو بھی جائز ہے گناہ نہیں ہے۔ اسی طرح اولیائے کرام کے مزارت بھی پکے کرنے کا عرف ہے، انہیں بھی ناجائز نہیں کہا جائے گا۔

رکنِ شوریٰ حاجی عبدُ الحبیب عطاری کا سفرِ مدینہ

سُوال: عبدُ الحبیب عطاری (رکنِ شوریٰ) عرض کر رہا ہوں: یاسیدی! اس وقت مدینہ پاک کے راستے میں ہیں کچھ دیر بعد مدینہ آنے والا ہے، مدنی مذاکرے کا سلسلہ گاڑی میں ہی سن رہے ہیں مدنی پھول بھی حاصل کر رہے ہیں، ہم سب کے لئے دعا کیجئے کہ اللہ کریم ہمیں مقبول، باذوق حاضری نصیب فرمائے، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائیں۔ میں مدنی چینل کے تمام ناظرین سے کہوں گا کہ ہاتھ اٹھائیں اور دعا کریں "امیرِ اہلِ سنّت کو عافیت والی، نیکیوں والی طویل زندگی عطا فرمائے، ان کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم دائم رکھے، ان کے لگائے ہوئے گلشن کو اور ترقیاں عطا فرمائے، ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خوب دعوتِ اسلامی کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" یاسیدی! ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ کریم ساری زندگی ہمیں آپ کی غلامی پر استقامت نصیب فرمائے اور اسی مدنی ماحول پر ایمان و عافیت پر موت نصیب فرمائے۔ مرشدِ کریم سے سوال یہ ہے کہ آپ کب مدینے آرہے

1 ..... شرح الصدور، ص ۵۳۳-۵۳۴۔

www.dawateislami.net

ہیں؟ یہاں مدینے والے بھی آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور اس طرح صلوٰۃ وسلام کا شعر پڑھتے ہیں:

پھر بلالو مدینے میں عطار کو ہم تڑپتے ہیں ان کے دیدار کو
کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

اللہ کرے آپ جلدی مدینہ آئیں، اہلِ مدینہ بھی آپ کے دیدار سے مشرف ہوں اور ہمیں بھی یہ سعادت نصیب ہو۔

جواب: مَاشَآءَ اللہ آپ کو مدینہ پاک کی حاضری بہت بہت مبارک ہو۔ مدینے والے میرا انتظار کر رہے ہیں جبکہ میں مدینے والے کا انتظار کر رہا ہوں کہ کب حکم فرماتے ہیں، کب اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔ یہاں مدینہ والے انتظار کر رہے ہیں سے مراد مدینے پاک میں جو اسلامی بھائی حاضر ہوتے ہیں جو وہاں کام کاج وغیرہ کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ان کی دعاؤں کی لاج رہ جائے اور میری حاضری ہو جائے! مجھے بھی بلاوا مل جائے! تو ہم اِنْ شَآءَ اللہ آقا کی بارگاہ میں ضرور حاضر ہوں گے، کیونکہ جب بلایا آقا نے خود ہی انتظام ہو گئے۔

بیٹھا ہوں لئے دل میں تمنائے مدینہ
اے کاش! بلالیں مجھے آقائے مدینہ

ہمارا بھی سلام بارگاہِ رسالت میں عرض کر دیجئے۔ شیخینِ کریمین کے دربار میں، عثمانِ غنی کی بارگاہ میں، سیدنا امیر حمزہ، شہدائے اُحد اور اہلِ بقیع کی خدمتوں میں میرا اور اس وقت جو مدنی مذاکرے میں اسکرین پر یا فیضانِ مدینہ میں حاضر ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کا سلام عرض کیا جائے، ان سب کی طرف سے آپ سلام عرض کر دینا۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	فضول عادتوں سے بچنا چاہیے	11
جھوٹی افواہیں پھیلانے کا عذاب	1	مدارِس کی اہمیت	11
اگر بچے مہنگے کھلونوں کی ضد کریں تو کیا کیا جائے؟	3	کیا امام کٹوتی کے ساتھ چھٹیاں کر سکتا ہے؟	12
دنیاوی فائدے کے لئے دھوکا دینا کیسا؟	5	فتاویٰ رضویہ کی کون سی جلد کا مطالعہ کیا جائے؟	12
دھوکے کا معیار کیا ہے؟	5	اَشیا کو ضائع ہونے سے بچائیں	14
کیا سات سال کا بچہ مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے؟	6	مصیبت و پریشانی کے سبب موت کی تمنا کرنا کیسا؟	15
کیا عورت سر کے بال کاٹ سکتی ہے؟	6	خواتین کا آرٹیفیشل جیولری پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟	15
کیا قسم واپس لے سکتے ہیں؟	6	وعدہ خلافی سے کیا مراد ہے؟	15
کیا جوتے پہن کر تلاوت کر سکتے ہیں؟	7	بیمار بندے کو طعنہ دینا کیسا؟	16
غلط فہمیاں کیسے ختم کریں؟	7	کیا نماز میں بار بار ناک صاف کر سکتے ہیں؟	17
بُرائی کرنے والے سے نفرت ہو جاتی ہے	9	الفاظِ قسم کون سے ہیں؟	17
حُقّے کا پانی پینا کیسا؟	9	دکان دار کا چیزوں کے عیب سے براءت کا اظہار کرنا کیسا؟	18
کیا برف پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟	9	اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی مَنْ بیکس و طوفاں ہوش رُبا	19
نماز میں چھینک آنا کس کی طرف سے ہے؟	10	قبریں پکّی کرنا کیسا؟	19
چٹائی پاک کرنے کا طریقہ	10	رکنِ شوریٰ حاجی عبدُ الحبیب عطاری کا سفرِ مدینہ	20
کیا کھانسی کی وجہ سے نماز توڑ سکتے ہیں؟	10	❁❁❁	❁

www.dawateislami.net

ماخَذ ومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابوداؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند شہاب	محمد بن سلامۃ بن جعفر ابو عبد اللہ القضاعی، متوفی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۷ھ
مساوی الاخلاق للخرائطی	ابو بکر محمد بن جعفر بن سہل سامری، متوفی ۳۲۷ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ ۱۴۱۳ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
الاشباہ والنظائر	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
المیزان الکبری	ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد المعروف "امام شعرانی" متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
وقار الفتاویٰ	مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی، متوفی ۱۴۱۳ھ	بزم وقار الدین کراچی ۱۹۹۷ء
مختصر فتاویٰ اہلِ سنت	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
شرح الصدور	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہلِ سنت گجرات ہند

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غور و فکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net